101912 ـ خاوند گالی گلوچ كرتا اور بہتان لگاتا اور قتل كى دھكى ديتا ہے كيا طلاق كا مطالبہ شرعى ہوگا ؟

سوال

ميں اپنے خاوند سے كئى ايك اسباب كى بنا پر طلاق حاصل كرنا چاہتى ہوں اسباب درج ذيل ہيں:
1 ـ كئى ماہ قبل ميرى چھ ماہ كى بيٹى گاڑى كے حادثہ ميں فوت ہوگئى حادثہ كے وقت وہ ميرے ساتھ تھى جس كى بنا پر وہ مجھ پر اسے قتل كرنے كى تہمت لگاتا ہے.
2 ـ مجھے ايسى گالياں نكالتا ہے جو كوئى بھى بيوى اپنے خاوند سے سننے پر راضى نہيں ہوتى.
3 ـ وہ مجھ پر تہمت لگاتا ہے كہ ميرے اپنے بہنوئى كے ساتھ ناجائز تعلقات ہيں! يہ علم ميں رہے كہ ميرا بہنوئى لندن ميں ہے اور ميں مصر ميں ہوں.
4 ـ ہر جگہ گرى ہوئى كلام كے ساتھ ميرى مذمت كرتا رہتا ہے.
5 ـ ميں نے اتنا كچھ برداشت كيا ہے جو كوئى انسان برداشت نہيں كرتا، وہ مجھ سے بيس برس بڑا ہے، ميں بڑا شخص اس ليے تلاش كرتى تھى كہ وہ عقلمند ہوگا، ليكن شادى كے بعد مجھے علم ہوا كہ يہ تو نفسياتى مريض ہے.
ميں اس كے ساتھ رہى حتى كہ اس كا نفسياتى مرض ختم ہو گيا، اور اب پھر وہ نفسياتى مريض بن گيا ہے اور مجھے اس ليے قتل كرنا چاہتا ہے كہ اس كے خيال ميں بيٹى كو ميں نے قتل كيا ہے.
ميرى ايك اور بھى بيٹى ہے اور بچہ بھى ہے وہ فوت شدہ بچى كے بدلہ ميں ان كى موت كى تمنا ركھتا ہے؛ كيونكہ وہ صرف اس بيٹى سے ہى محبت كرتا تھا، ميرا سوال يہ ہے كہ:
كيا مجھے اس حالت ميں طلاق لينے كا حق حاصل ہے يہ علم ميں رہے كہ وہ مجھے طلاق نہيں دينا چاہتا بلكہ مجھے قتل كرنا چاہتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہمارى اللہ تعالى سے دعا ہے كہ آپ كو بيٹى كى وفات پر اجروثواب سے نوازے، اور اسے روز قيامت اپنے گھر والوں كے ليے شفاعت كا باعث بنائے، اور آپ كو اس خاوند كا بھى اجر عظيم دے جس نے وہ كچھ كہا اور كيا جس كى بنا پر آپ كوغم و پريشانى ہوئى.

یہ علم میں رکھیں کہ دنیا تو امتحان و آزمائش کی جگہ ہے اور مسلمان شخص کو اس دنیا میں غم و پریشانی اور بیماری آتی ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اس میں اجروثواب کے حصول کی کامیابی ضروری حاصل کرے، اس لیے آپ کو جو کچھ پہنچا ہے اس میں اپنے پروردگار اللہ عزوجل سے اجروثواب کی ني تركھیں اور اللہ سے صبر و تحمل کی دعا کریں، اور اپنے دین پر ثابت قدمی طلب کریں.

رہا مسئلہ طلاق طلب کرنا تواس کے متعلق گزارش ہے کہ:

آپ کے خاوند کی جانب سے کچھ ایسی اشياء اور اعمال صادر ہوئے ہیں جن کی بنا پر طلاق طلب کرنا مباح ہو جاتی ہے تو پھر جب یہ اسباب سب جمع ہو جائیں تو کیسے ؟!

تہمت و بہتان کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتا ہے، اور کسی کے لیے بھی بہتان لگانا حلال نہیں، اور پھر سب و شتم اور قتل کی دھمکی یہ ایسے امور ہیں جو کسی دور والے اور اجنبی شخص سے کوئی آدمی برداشت نہیں کرتا.

لیکن اگر یہ سب کچھ شريك حياۃ خاوند سے صادر ہوں تو کیا حال ہوگا، جس کے ساتھ وہ ايك ہی گھر میں رہتی ہو؟!

بلاشك و شبہ طلاق طلب کرنے والی اس عورت کو حدیث میں وارد شدہ وعید شامل نہیں ہوتی:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس عورت نے بھی بغیر کسی تنگی اور حاجت کے طلاق کا مطالبہ کیا اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابو داود حدیث نمبر (2226) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرنے والی عورت کے لیے وعید والی جتنی بھی احادیث وارد ہیں وہ سب اس پر محمول ہیں کہ اگر طلاق مباح کرنے والا کوئی سبب نہ ہو تو طلاق کا مطالبہ کیا جائے "

دیکھیں: فتح الباری (9 / 402).

اور مباركپورى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" يعنى ايسى تنگى اور سختى كے بغير جس كى بنا پر عليحدگى طلب كرنے پر مجبور ہونا پڑے.

ديكھيں: تحفۃ الاحوذى (4 / 410).

اور الموسوعة الفقهية ميں درج ہے:

" جب ازدواجى تعلقات ختم كرنے كا كوئى سبب پايا جائے تو بيوى اس كے مطالبہ كا حق ركھتى ہے، مثلا خاوند بيوى كو نان و نفقہ ميں تنگ كرتا ہو، اور خاوند غائب ہو، اور اس كے علاوہ دوسرے اسباب جن كى وسعت و تنگى ميں فقھاء كا اختلاف ہے.

ليكن يہ عورت كى تعبير كے مطابق نہيں بلكہ قاضى كے فيصلہ كے مطابق ہونگے، مگر يہ كہ خاوند بيوى كو طلاق كا حق سپرد كر دے تو اس حالت ميں وہ اپنے قول كے ساتھ اس كى مالك بن جائيگى.

جب خاوند اور بيوى عليحدہ ہونے پر متفق ہو جائيں تو يہ جائز ہے، اور يہ فيصلہ كى ضرورت كے بغير ہى پورا ہو جائيگا، اور اسى طرح قاضى كو بھى حق حاصل ہے كہ جب عليحدگى كے اسباب پيدا ہو جائيں تو اللہ كے حق كى حمايت كرتے ہوئے وہ ان ميں عليحدگى كرائے گا، مثلا:

اللہ محفوظ ركھے اگر خاوند يا بيوى ميں سے كوئى مرتد ہو جائے، يا پھر اگر وہ مجوسى تھے تو كوئى ايك مسلمان ہو جائے، اور دوسرا اسلام قبول نہ كرے.

مگر اس سب كو طلاق كا نام نہيں ديا جائيگا، صرف پہلے كو طلاق كہا جائيگا جو كہ خاوند كى عبارت اور خاص اس كے ارادہ سے ہوگى، اس كى دليل كہ طلاق خاص خاوند كا حق ہے يہ حديث ہے:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" طلاق تو اس كا حق ہے جس نے پنڈلى پكڑى "

اسے ابن ماجہ (2072) نے روايت كيا ہے اور علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابن ماجہ ميں حسن قرار ديا ہے "
انتہى

ديكھيں: الموسوعة الفقهية (29 / 11).

خلاصہ يہ ہوا كہ:

خاوند كو اپنے بارہ ميں اللہ كا تقوى اختيار كرتے ہوئے اپنى زبان كو حرام ميں استعمال كرنے سے روكنا چاہيے، اور اس كے گھر والوں اور حكمران ميں سے جو كوئى بھى اسے اس سے روك سكتا ہے اسے منع كرنے ميں آگے بڑھنا چاہيے.

اگر بيوى چاہے تو وہ خاوند كى جانب سے اذيت و تكليف كو برداشت كرے، اور اگر چاہے تو وہ طلاق طلب كر سكتى ہے اگر خاوند كے ساتھ اس كا طلاق پر سمجھوتہ ہو جائے تو ٹھيك وگرنہ وہ اپنا مقدمہ عدالت ميں شرعى قاضى كے سامنے پيش كرے تا كہ اگر ضرر و نقصان ثابت ہو جائے تو قاضى خاوند كو طلاق دينا لازم كرے.

واللہ اعلم .